85468 ـ صدقه تقسیم کرنے میں وہی طریقہ اختیار کرنا لازم ہے جو صدقہ کرنے والے نے متعین کیا ہو

سوال

کچھ صدقات ایك شخص کو تقسیم کرنے کے لیے بھیجے گئے کہ وہ انہیں ایك معین کیفیت کے مطابق (ہر خاندان دو سو مصری کرنسی سے زائد نہ لے) تقسیم ہو، لیکن وہ شخص اس تقسیم کے علاوہ کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنے کی رائے رکھتا ہے جس کی بنا پر زیادہ ضرورتمند افراد کو فائدہ ملےگا، تو کیا اس کے اپنے رائے کے مطابق عمل کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ صدقہ ارسار کرنے والے شخص کو استحقاق کے حالات کا علم نہیں، اور وہ کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنے سے انکار کر رہا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص کو صدقات کی تقسیم کا وکیل بنایا گیا ہے اسے تقسیم میں وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو صدقہ ارسال کرنے والے نے متعین کیا ہے؛ کیونکہ وکیل کے پاس تو وہ بطور امانت ہے، اور وہ اپنے موکل کا نائب ہے، اور وہ صرف اس چیز میں ہی تصرف کر سکتا ہے جس میں اسے اجازت دی گئی ہے.

اور اگر یہ شخص کسی اور طریقہ سے تقسیم کرنا زیادہ فائدہ مند تصور کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ ارسال کرنے والے کے سامنے یہ طریقہ بیان کرے، اور اگر پھر بھی وہ اپنے موقف پر قائم رہے اور اسی طریقہ کے مطابق تقسیم کرنے پر اصرار کرے تو پھر اسے مالك کے متعین کردہ طریقہ پر عمل کرنے کا التزام کرنا چاہیے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارك میں اہل خیر میں سے ایك شخص نے مجھے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ مال اپنے طریقہ سے فقراء میں تقسیم کردو، میں نے ان میں سے کچھ فقراء پر تقسیم کر دیا، لیکن کچھ کو مال دینے میں تصرف کیا کہ بازار سے کھانے پینے کی اشیاء خرید کر ان فقراء میں تقسیم کر دیا، کیونکہ وہ بازار سے خریداری کرنے کی استطاعت اور قدرت نہیں رکھتے تھے، اور خاندان میں کچھ ایسے افراد بھی تھے جو ضرورتمند افراد کی رضامندی کے بغیر ہی مال لے کر کھا جاتے، تو کیا میرے لیے اس طرح کا تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" آپ کے لیے اسی طریقہ کا التزام کرنا ضروری ہے جس کی تعیین آپ کے موکل نے کی تھی، وہ یہ کہ آپ فقراء میں نقد رقم تقسیم کریں، اور ان کے لیے کوئی چیز بھی خرید کر نہ دیں؛ کیونکہ آپ کو اس کا وکیل نہیں بنایا گیا، اور آپ نے جو تصرف اپنی جانب سے کیا ہے اس خرچ کی اتنی رقم ان فقراء میں تقسیم کریں، تا کہ موکل کا حکم کی تنفیذ ہو، اور آپ اس سے بری الذمہ ہو سکیں، اور آپ جو خرچ کرینگے ان شاء اللہ اس کا آپ کو اجروثواب حاصل ہوگا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14 / 272).

اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ تقسیم کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو موکل نے متعین کیا ہے.

واللہ اعلم .